© rasailojaraid.com

اس کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے غلطی سے اس کا نام " سود " رکھ دینا مسئلہ پر اثر انداز نہیں "

چونکہ حکومت پاکستان کے سرکاری یا منظور شدہ سرکاری محکمے اور بینک سب حکومت کے اسٹیٹ بینک کے ح ہیں اور سب کے معاملات ایک جیسے ہیں اور سب کا تعلق باہمی جاری و ساری ہے اس لئے بینک ہو یا ڈاکخانہ لازمت کا محکمہ منافع کی قانونی رقم جو دی جاتی ہے یا بطور فیس لی جاتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہوگا کہ ہم اس کو بھی " سود ربا " نہ کہیں بلکہ " حسن ادا " ۔ " انعام " یا " فیس " یا سیونگ بینک کی شکل میں اپنی رقم کے حصے (سہام و ا ہمت) کی " منفعت " سے تعبیر کریں ؟ سیونگ بینک کی رقم کو شرائط بینک کے لحاظ سے نہ قرض کہنا صحیح ہے امانت بلکہ بینک کو غیر معینہ مدت کے لئے اس کا مالک بنانا ہے ۔ البتہ قواعد کے موافق یہ رقم عندالطلب واپس جا سکتی ہے جیسا کہ شرکت اور مضاربت کے معاملوں میں بھی یہ ممکن ہے ۔

۔ رسالہ " بیمہ زندگی " صفحہ ۱۴ ، آخری سطریں : " (ج) تینوں قسم کے بیموں میں جو یہ شرط ہے کہ جو شخص کچھ رقم بیمہ پالیسی کی جمع کرنے کے بعد باقی قسطوں کی ادائیگی بند کر دے اس کی جمع کردہ رقم سوخت ہو جاتی ہے ، یہ شرط خلاف شرع اور ناجائز ہے قواعد شرعیہ کی رو سے اس کو تکمیل معاہدہ پر مجبور تو کیا جا سکتا ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں کوئی تعزیری سزا بھی دی جا سکتی ہے الخ "

اس عبارت میں جس شرط کا ذکر کیا گیا ہے یہ شرط تقریباً ١٩٢٦ء کے لگ بھگ بیمہ کمپنیوں کے یہاں رائج لیکن حکومت پاکستان جیسا کہ قبل بیان کیا جا چکا ہے ساری بیمہ کمپنیوں میں دو تہائی کی سہیم (حصہ دار) ہے اور ری تہائی پر بھی اپنی نظر رکھتی ہے اس میں حکومت کی مرضی کے خلاف بینک یا کمپنی والے کوئی تصرف نہیں کر سکتے۔ کل بیمہ کمپنیوں کا " حکومت پاکستان کا منظور شدہ قانون " یہ ہے کہ کسی پالیسی کی ادائیگی قبل از وقت روک جائے تو کمپنی صرف دس فی صد وضع کر سکتی ہے اور بقیہ رقم کی واپسی کمپنی پر لازم ہے بنا بریں خلاف شرع ہونے حکم ظاہر نہیں ہوتا ۔

۔ رسالہ " بیمہ زندگی " صفحہ ١٦ : " (٧) جائز ہے .... " اس عبارت سے صندوق التوفیر یا سیونگ بینک کی صورت کا جواز بھی ظاہر ہوتا ہے ۔

۔ رسالہ " بیمہ زندگی " صفحہ ١٦ : " (٨) تبرع اور احسان کی کوئی علامت یہاں موجود نہیں ......

چونکہ حکومت نے ساری رعایا کی امداد و اعانت کے لئے بیمہ کمپنیوں کی ضمانت لے لی ہے اور اس وقت ساری نیاں ملکی یا خارجی حکومت پاکستان کی سرپرستی اور ذمہ داری پر قائم ہیں اس لئے یہ مفروضہ خلاف واقعہ ہے ۔

[redacted]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان دسوں گذارشات پر جن میں حقیقت امر کا اظہار کیا گیا ہے اگر مزید غور کیا جائے تو امید ہے کہ حضرت مفتی صاحب کا جواب مختلف نوعیت کا ہوگا اور ان کے دوسرے رسالے "پراویڈنٹ فنڈ" کے حکم کی وضاحت مزید ہو جائے گی۔

اقتصادیات سے باخبر حضرات جن کو انشورنس نیز پاکستان بینکنگ سسٹم سے کماحقہ واقفیت ہے اور جن کو اسلامی احکام سے بھی بڑی حد تک تعلق ہے ضرور ان دونوں فتووں کے مختلف ہونے پر تعجب کا اظہار کریں گے کیونکہ معاملات کی حد تک دونوں کی اصل میں بڑی یگانگت ہے اور کاروباری نیز مالی لحاظ سے ایک ہی مرکز سے منسلک ہیں۔ سوالات کی نوعیت کی بنا پر نیز مفروضات مندرجہ کی روشنی میں جواب کا [illegible] کی بات نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ پاکستان میں اسلامی احکام جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت کو پورا احساس ہے کہ صحیح اسلامی طریقے پر سارے معاملات کے لیئے قوانین مرتب کیئے جائیں۔

امید ہے کہ دیگر اہل علم حضرات اور خصوصاً علماء کرام اس عظیم مہم میں حکومت سے تعاون کریں گے اور ان معروضات پر غور فرمائیں گے اور صحیح رہنمائی کر کے ممنون و مشکور بنائیں گے۔

وما توفیقی الاّ باللہ علیہ توکّلت والیہ انیب (محمد صغیر حسن معصومی)

بقیہ :- **اخبار**

کے لیکچر سے ہُوا۔ بعد ازاں اسلام میں تصوّرِ خلافت اور قیامِ خلافت پر بحث و تمحیص کی گئی۔ ادارہ کے دانش وروں کے علاوہ، ایران کے جناب پروفیسر حمید عنایت اور سیلون کے جناب اے۔ ٹی۔ ایم۔ شِوَرَدین (A.T.M. SIVARDEEN) نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

جناب پروفیسر عنایت، تہران یونیورسٹی میں قانون کی فیکلٹی کے سرکردہ ممبر ہیں۔ جناب شِوَرَدین بھی کولمبو کے مشہور و معروف قانون دان ہیں۔ ہر دو دانش ور، "بین الاقوامی صورتحال اور عالمی امن" کے موضوع پر، اسلام آباد یونیورسٹی میں ہونے والے مذاکرے میں بغرضِ شمولیت تشریف لائے تھے۔

ہر دو غیر ملکی معزز مہمان جب ادارہ تحقیقاتِ اسلامی میں تشریف لائے۔ تو جناب ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی صاحب ایکٹنگ ڈائرکٹر ادارہ ھذا نے ان کو ادارے کے کئی شعبہ جات دکھائے۔ اور ادارے کے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد منصوبوں سے، جس پر ادارے میں اس وقت کام ہو رہا ہے، ان کو واقفیت بہم پہنچائی۔

(انوار صولت)

© rasailojaraid.com